بچہ اگر ولادت کے وقت عاقل ہوتا تو کیا ہوتا؟

<"xml encoding="UTF-8?>

بچہ اگر ولادت کے وقت عاقل ہوتا تو کیا ہوتا؟

کتاب" توحید مفضّل" سے ماخوذ

امام صادق علیہ السلام کا صحابی مفضّل بن عمر،کے مختلف سوالوں کے جوابات:

اے مفضل ! بچہ اگر وقت ولادت عاقل ہوتا تو منکر عالم ہوجاتا اور متحیر ہو کر رہ جاتا اور اپنی عقل کھو بیٹھتا ایسا اس لئے ہوتا کہ وہ لمحہ بہ لمحہ، روز بروز ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرتا جن کے بارے میں وہ اطلاعات اور معلومات نہ رکھتا مثلاً مختلف حیوانات ، پرندے اور اس قسم کی دوسری عجیب و غریب مخلوق جسے اس نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا اس بات کو اس چیز سے سمجھ سکتے ہو کہ اگر کوئی عاقل شخص ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کرے تو تم اسے حیران و پریشان پاؤگے، وہ شخص جلد اہل شہر کی زبان نہیں سیکھ سکتا اورنہ جلد ہی ان کے آداب و رسومات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال سکتا ہے ، بالکل اس کی وہی کیفیت ہے کہ جو اس کے بچپنے میں تھی جبکہ وہ غیر عاقل تھا۔اس کے علاوہ اگر بچہ عاقل پیدا ہوتا ،تو احساس حقارت کو اپنے اندر محسوس کرتا ، ایسا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں کی گود میں یا کپڑوں میں لپٹا ہوا پاتا اور وہ اپنے جسم کی نرمی اور تری اور نزاکت حفاظت کے لئے ایسی حالت میں رہنے پر مجبور ہوتا، اس کے علاوہ بچہ اگر عاقل پیدا ہوتا تو اس کے اندر وہ لذت و لطافت جو اس وقت بچے میں پائی جاتی ہے نہ ہوتی ان تمام اسباب کی وجہ سے بچہ دنیا میں غیر عاقل پیدا ہوتا ہے تاکہ وہ اشیاء کو اپنی ناقص معرفت اور ناقص ذہن کے سہارے پہچانے ، پھر تم دیکھتے ہو کہ آہستہ آہستہ اس کی معرفت پڑھتی ہے یہاں تک کہ تمام چیزوں سے مانوس ہونے لگتا ہے اور تدریجاً تمام اشیاء سے آگاہی پیدا کرتا ہوا حالت حیرانی و پریشانی سے باہر آجاتا ہے، اشیاء کو اپنی عقل کی مدد سے زندگی کے استعمال میں لاتا ہے، اور اس طرح وہ یا شکر گزاروں میں سے ہوجاتا ہے یا غافلوں میں سے اس کے علاوہ عاقل پیدا ہونے کی صورت میں دوسرے نتائج بھی برآمد ہوسکتے تھے، وہ یہ کہ اگر بچہ عاقل پیدا ہوتا تو خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا اور تربیت اولاد کی اُس لذت کو ختم کردیتا کہ جو خداوند عالم نے اس کے اندر رکھی ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں اور انہیں ایک صحیح نتیجے تک پہنچادیں ، یہی وہ چیز ہے جو فرزند پر واجب کرتی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ جب وہ اس کی نوازش کہ محتاج ہوں ،نیکی کرے، ورنہ کوئی اولاد اپنے والدین سے الفت و محبت نہ رکھتی اور والدین بھی اپنی اولاد کے سلسلے میں لاپروائی سے کام لیتے اس لئے کہ اولاد اپنی تربیت میں والدین کی توجہ کی محتاج نہ رہتی اور ولادت کے وقت ہی ان سے جدا ہو جاتی، ایسی صورت میںکوئی شخص اپنے والدین کو نہ پہچانتا ،اور اس صورت میں اپنی ماں بہنوں اور دوسرے محارم سے خواستگاری کرتا، کمترین قباحت عاقل پیدا ہونے کی صورت میں یہ ہوتی یا یوں کہوں کہ بدترین اور اسے شدید رنجیدہ کرنے والی بات یہ ہوتی کہ وہ اپنی ماں کی شرم گاہ کو دیکھتا کہ جو اس کے لئے حلال نہیں، اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ وہ اسے دیکھے تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ خلقت میں کس طرح ہر چیز اپنی مناسب جگہ پر موجود ہے، خلاصہ یہ کہ تمام امور چاہے وہ جزئی ہوں یا کلی خطا و لغزش سے دور ہیں۔

حوالہ : بسم اللہ